میں ۳۰ سال سے مبتلا ہوں اور مرگی کی ایک دوا ہے جس کے استعمال سے میرا دل اور دماغ میرا ساتھ نہیں دیتے۔ یہ دوا اتنی نشہ والی ہے کہ اس کے استعمال سے دورہ تو نہیں پڑتا، لیکن دوا کے استعمال کرنے سے ایسی حالت پیدا ہوجاتی ہے کہ ہوش نہیں رہتا۔ایسی صورتحال میں شریعت کی رہنمائی کیا ہے؟

جواب: صحیح بخاری کے ترجمۃ الباب میں حضرت عثمانؓ سے منقول ہے: ليس لمجنون ولا لسكران طلاق دیوانے اورنشہ والے کی طلاق کا اعتبارنہیں اور ابن عباسؓ فرماتے ہیں:"طلاق السكران والمستكره ليس بجائز"

"یعنی نشہ والے اور مجبور کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔"

قصہ علیؓ اور حمزہؓ جس میں یہ ہے کہ نشہ کی حالت میں حضرت حمزہؓ نے نازیبا کلمات کہے، اس پر حافظ ابن حجر رقم طراز ہیں:"وهو من أقوى أدلة من لم يؤاخذ السكران بما يقع عنه فى حال سكره من طلاق وغيره" (فتح الباری:۹/۳۹۱)

"یہ قصہ ان لوگوں کی سب سے مضبوط دلیل ہے جو کہتے ہیں کہ حالتِ نشہ میں طلاق وغیرہ واقع نہیں ہوتی لہٰذا مذکورہ بالا صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی۔"

سوال: بعض لوگ یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ نمازِ تراویح باجماعت پڑھنا بدعت ہے اور یہ نماز عشاء سے متصل نہیں بلکہ پچھلی رات یعنی رات کے آخری حصہ میں باجماعت اَدا کی جائے۔

جواب: نمازِ تراویح باجماعت پڑھنا بدعت نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے باجماعت تین چار راتوں تک قیام اللیل فرمایا تھا۔ پھر محض اس وجہ سے اس عمل کو ترک کیا تھا کہ کہیں فرض نہ ہوجائے، چونکہ آپ ﷺ کے بعد جب فرضیت کا یہ خدشہ زائل ہوگیا تو حضرت عمرؓ نے اس نیک کام کو دوبارہ پھر شروع کردیا۔ عشاء کے بعد کسی وقت بھی قیام اللیل ہوسکتا ہے۔ حضرت عائشہؓ کی روایت اس امر پر واضح دلیل ہے۔

حضرت عمرؓ نے لوگوں کی سہولت کے پیش نظر اس کو رات کے پہلے حصہ میں مقرر کردیا جو کوئی بدعت کام نہیں، تراویح کے جملہ مسائل کی تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو: (قيام الليل للمروزى)

سوال: ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی پھر رجوع نہیں کیا اور نہ ہی بعد میں دوسری اور تیسری طلاقیں دیں۔ کئی سال گزر جانے کے بعد دونوں فریق صلح پر رضامند ہیں۔